إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

ٹیلیفون نمبر ۱۱

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۲ شوال ۱۳۵۹ھ | ۱۳ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ عید الفطر

آئندہ پچیس ۲۵ سال، اور جماعت احمدیہ کے لئے زندگی اور موت کا سوال

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۔ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش ۱۹۴۰ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رمضان گزر گیا۔ اور وہ دن آگیا جسے عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے۔ لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے

رمضان کا مہینہ

ہے۔ تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں۔ بھوکے رہتے ہیں۔ پیاسے رہتے ہیں۔ شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں۔ ذکر الہٰی کرتے ہیں۔ اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔

غرض یہ تیس ۳۰ دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے۔ لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں لیکن یہ ابتلا ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے۔ اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں۔ اور ان کے بعد جلد ہی

خوشی اور راحت کا دن

آجاتا ہے۔ لیکن بندہ جب خود اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کرتا ہے۔ تو بعض دفعہ وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے۔ کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ مصیبت چلتی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو صدیوں تک وہ مصیبت سروں پر مسلّط رہتی ہے۔ اور عید آنے میں ہی نہیں آتی بلکہ روز بروز دور ہوتی چلی جاتی ہے۔

پس بندے کو ہمیشہ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو ابتلاء لمبا ہو جائے۔ اس میں ضرور کسی بندے کی کوتاہی کا دخل ہوتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کبھی لمبے ابتلاء نہیں آتے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ابتلا بھی آتا ہے۔ وہ عارضی ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایسے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے پر جتنی جلدی ہو سکے

عید کا دن

آجائے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ رضؓ نے پوری کوشش کی۔ کہ وہ اسلام کو پھیلائیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی عید بہت جلد آگئی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بھی بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے لئے کتنی جلدی عید لانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اسے کس طرح دور کر دیا خدا نے تو چاہا تھا۔ کہ وہ انہیں ارض مقدس میں موسےٰ کی زندگی ہی میں لے جائے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چالیس سال پہلے انہیں ارض مقدسہ میں لے جانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اسے پیچھے ڈال دیا۔ گویا خدا تو ان کے لئے عید کا دن جلد لانا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے اعمال سے اسے کسی اور وقت پر ڈال دیا۔

ہماری جماعت کو بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے لئے جلد سے جلد

عید کا دن لانے کی کوشش

کر رہی ہے۔ یا اس عید کو اور زیادہ پیچھے ڈال رہی ہے۔ جن قوموں کے سامنے کوئی عید موجود نہیں ہوتی انہیں اپنی کامیابی میں شک ہو سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ر نبوت ۱۳۱۹ھش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ شب اور آج دن میں بھی اچھی رہی ۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج کل کی نسبت بہتر ہے ۔ گو سر کے چکروں کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں آج پھر امرتسر تشریف لے گئے ۔ احباب انکی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

آج بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے مجمع سمیت مولوی فخر الدین صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔ مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالفضل نے بغرض تربیت کلاس [illegible] ۔

لیکن ہماری جماعت کو اس عید کے آنے میں کیا شک ہو سکتا ہے ۔ جبکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس عید کا اسی طرح وعدہ کیا ہوا ہے ۔ جس طرح اس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے ساتھ کیا ۔ اور جس طرح حضرت مسیح ناصری کی جماعت کو اس نے وعدہ دیا ۔ پس اس وعدے کا اسی طرح پورا ہونا ضروری ہے ۔ جس طرح وہ پہلے انبیاء کے زمانہ میں پورا ہوتا رہا ۔ کیونکہ وہ خدا جو نوحؑ کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے ۔ وہ خدا جو ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے ۔ وہ خدا جو موسےٰؑ کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے ۔ وہ خدا جو عیسےٰؑ کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے ۔ اور وہ خدا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے ۔ پھر ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے کہ کیوں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید نازل ہونے میں دیر کر رہی ہے ۔ یقیناً اس نصرت اور تائید کے دیر میں آنے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ

ہماری طرف سے کوتاہیاں

ہو رہی ہیں ۔ اور ہماری غفلتیں اور سستیاں اس میں روک بن رہی ہیں ۔ اگر ہم اپنی کوتاہیوں کو دُور کر دیں ۔ تو یقیناً وہ ابتلا کا زمانہ وہ آزمائش کا زمانہ ۔ اور وہ امتحان کا زمانہ جو ہر نبی کی جماعت کے لئے مقدر ہوتا ہے اسی طرح چھوٹا ہو جائے ۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں چھوٹا ہوا ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وفات نہیں آئی ۔ جب تک آپ نے اسلام کو عرب میں قائم نہیں کر دیا ۔ اور صحابہ پر اس وقت تک وفات نہیں آئی جب تک ساری دنیا پر اسلام غالب نہیں آگیا بے شک

مسیحی صفت انبیاء

کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہوتا ہے ۔ وہ موسوی صفت انبیاء کے سلوک سے مختلف ہوتا ہے ۔ موسوی صفت انبیاءؑ کو فوراً حکومت مل جاتی ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے ۔ کہ انکی زندگی میں ہی شریعت کا عملی رنگ میں نفاذ ہو جائے

مگر مسیحی صفت انبیاء شریعت نہیں لاتے صرف سابق شریعت کی تبلیغ کرتے ہیں ۔ اس لئے ان کے وقت میں حکومت ضروری نہیں ہوتی ۔ پس ان کی جماعت کو حکم ہوتا ہے رافت سے ۔ محبت سے ۔ پیار سے ۔ ملاطفت سے تبلیغ کرتے جاؤ ۔ اور دشمنوں کی مخالفتوں پر صبر کرو ۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے زمانہ میں نسبتاً تاخیر ڈالدیتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ مسیحی صفت نبی تھے ۔ اس لئے ان کے زمانہ ترقی کے آنے میں اس سے تو ضرور زیادہ تاخیر ہونی چاہیئے ۔ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترقی میں ہوئی ۔ مگر پھر بھی یہ کوئی ضروری نہیں کہ یہ تاخیر اس قدر ہی لمبی ہو جتنی مسیح ناصری کے زمانہ میں ہوئی ۔ موسےٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آپس میں مماثلت ہے مگر

حضرت موسیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ترقی

ایک جیسا نہیں ۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو موعود سر زمین پر جو غلبہ حاصل ہوا ۔ وہ قریباً ۸۰ ۔ ۹۰ سال کے بعد حاصل ہوا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کو یہی غلبہ بیس سال کے عرصہ میں حاصل ہو گیا تھا ۔ گویا یہ عرصہ قریباً ۲۵ فی صدی رہ گیا ۔ اور پچھتر فی صدی کمی آگئی ۔ چنانچہ چالیس پچاس سال تو حضرت موسےٰ علیہ السلام زندہ رہے اور اپنے دین کی اشاعت کرتے رہے پھر چالیس سال تک خدا تعالیٰ نے ان کی قوم کو جنگلوں میں پھرایا ۔ اور اس کے بعد انہیں موعود سر زمین پر غلبہ حاصل ہوا گویا قریباً ۸۰ یا ۹۰ سال کے بعد انہیں غلبہ ملا ۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہے اور مدینہ میں جانے کے قریباً سات سال کے بعد آپ کو غلبہ حاصل ہو گیا ۔ گویا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے وقت سے چوتھائی حصہ میں آپ کو غلبہ مل گیا لیکن حضرت مسیح ناصری کی قوم کی ترقی تین سو سال میں ہوئی تھی ۔ اب اگر ہم بھی صحابہ کے طریق کو اختیار کریں ۔ اور صحابہ کی

طرح ہی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشاں رہیں ۔ اور ہم کوشش کریں ۔ کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلنے والے ثابت ہوں ۔ تو ہمارے لئے بھی

خدا تعالیٰ کا وہی نشان

ظاہر ہونا چاہیئے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے لئے ظاہر ہوا اور ہمیں بھی مسیح ناصری کی قوم کی ترقی کے زمانہ کے ¼ حصہ میں غلبہ حاصل ہو جانا چاہیئے ۔ جو پچھتر سال بنتے ہیں ۔ ان پچھتر سالوں میں سے پچاس سال گزر چکے ہیں ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء سے کچھ عرصہ پہلے بیعت کا اعلان کیا تھا ۔ اور اب ۱۹۴۰ء ہے ۔ گویا

پچاس سال گزر چکے

اور اب صرف پچیس سال رہتے ہیں ۔ اگر ہم یہ ثابت کرنا چاہیں کہ ہم صحابہ کے نقش قدم پر ہیں ۔ اگر ہم یہ ثابت کرنا چاہیں کہ ہم پر اسی نسبت سے برکات نازل ہو رہی ہیں ۔ جس نسبت سے صحابہ پر برکات نازل ہوئیں ۔ تو ان بقیہ پچیس سالوں میں ہماری تبلیغ اس قدر پھیل جانی چاہیئے ۔ کہ دشمن بھی اقرار کرے ۔ کہ اب احمدیت دنیا میں قائم ہو گئی ہے ۔ مگر یہ پچیس سال کا عرصہ اس پچاس سال کے عرصہ کو دیکھتے ہوئے جو گزر چکا بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ۔ کہ

آج سے پچاس سال پہلے

صرف ایک شخص تھا جس نے قادیان میں کھڑے ہو کر یہ دعوےٰ کیا ۔ کہ میرا خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ اور اس نے میرے سپرد یہ کام کیا ہے ۔ کہ میں دنیا کو راہِ راست پر لاؤں ۔ اس کے ہمسایوں اس کے عزیزوں ۔ اس کے دوستوں اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی اس آواز کو سنا ۔ اور اسے

انتہائی نفرت

اور حقارت کے ساتھ رد کر دیا ۔ اور کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو ۔ ہم سب مل کر تمہیں تباہ کر دیں گے ۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوانی کے دوست اور آپ سے تعلق رکھنے والے تھے ۔ اور جو ہمیشہ آپ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے ۔ انہوں نے اس

دعوےٰ کے معاً بعد

یہ اعلان کیا ۔ کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا ۔ اور اب میں ہی اسے تباہ کرونگا ۔ اس وقت کون تصور کر سکتا تھا ۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسا معزز اور بارسوخ انسان کسی کے متعلق یہ کہے کہ میں اسے تباہ کر دونگا ۔ اور پھر وہ تباہ نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا تا بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا۔ کہ اس شخص نے دوکانداری چلائی ہے۔ اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح ساری دُنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے۔ کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمیں کہلاتے ہیں۔ آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا۔ اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپ کو مٹانا۔ اور آپ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔ مگر

خدا نے اپنے بندے سے کہا

"دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔

ایک بے کس اور بے بس انسان قادیان جیسی بستی میں جہاں ہفتہ میں صرف ایک دفعہ ڈاک آیا کرتی تھی۔ جہاں ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا۔ اور جہاں ایک روپیہ کا آٹا بھی لوگوں کو میسر نہیں آتا تھا۔ کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر وُہ انسان بھی ایسا ہے۔ جو نہ مولوی ہے۔ اور نہ بہت بڑی جائداد کا مالک ہے (بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شریف خاندان میں سے تھے۔ مگر راجوں اور نوابوں کی طرح بہت بڑی جائداد کے مالک نہیں تھے) وُہ اُٹھ کر دُنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے۔ اور پہلے دن ہی کہتا ہے۔ کہ خدا میرے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہونچائے گا۔ اور کون ہے جو آج کہہ سکے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام

دُنیا کے کناروں تک

نہیں پہونچا۔ لنڈن میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ پر درُود اور سلام بھیجتے ہیں۔ امریکہ میں ایسے ہزاروں لوگ موجُود ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ وہاں سے جماعت کے اخلاص کے خطوط میرے نام آتے رہتے ہیں۔ جاوا۔ اور سماٹرا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ مردم شماری میں تو وہاں کی صرف ایک ریاست میں ۲۵ ہزار احمدی ثابت ہُوئے تھے۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں۔ مصر میں شام میں۔ فلسطین میں۔ عرب میں۔ اٹلی میں۔ ایران میں۔ چین میں۔ جاپان میں روسی علاقوں میں۔ جنوبی امریکہ۔ اور ارجنٹائن وغیرہ میں ایسے لوگ موجُود ہیں جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ غرض دُنیا کا کوئی علاقہ اور کوئی مُلک ایسا نہیں۔ جہاں آپ کا نام نہ پہونچا ہو۔ مگر آج سے پچاس سال پہلے کیا کوئی خیال بھی کر سکتا تھا۔ کہ ایسی عظیم الشان کامیابی آپ کو حاصل ہوگی۔ پھر یہ کامیابی آپ کو یونہی حاصل نہیں ہوگئی۔ بلکہ آپ کو دُکھ دیئے گئے اپنوں کی طرف سے بھی اور غیروں کی طرف سے بھی۔ رعایا کی طرف سے بھی اور حکومت کی طرف سے بھی۔ چنانچہ قادیان میں اس وقت جو احمدی بھی آتا۔ حکومت اس کا نام نوٹ کر لیتی۔ ایک پولیس کانسٹیبل قادیان میں متعین تھا۔ اور وُہ ہر آنے والے مہمان کا نام نوٹ کیا کرتا تھا۔ گویا

قادیان حکومت کی نظر میں ایک مجرموں کی بستی تھی

جہاں آنے والے لوگوں کی نگرانی کی جاتی تھی۔ یہ سلسلہ مخالفت ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا۔ مگر آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک کر کے آدمیوں کو کھینچنا شروع کیا۔ اور احمدیت کو اتنی ترقی حاصل ہُوئی۔ کہ آج قادیان میں جتنے احمدی ہیں۔ اُتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کسی جلسہ سالانہ پر بھی اکٹھے نہیں ہُوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو آخری جلسہ سالانہ ہُوا۔ اس میں سات سو کے قریب احمدی آئے تھے۔ اور اس کو اتنا بڑا نشان سمجھا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک دن جبکہ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تو تھوڑی دُور جانے کے بعد ہی واپس آگئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اتنے بڑے گروہ کے ساتھ اب سیر کرنا مشکل ہے۔ اور فرمایا۔ شائد اب میری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نبیوں کی وفات اسی وقت ہوتی ہے۔ جب ان کا سلسلہ ترقی کر جائے۔ تو اس وقت سات سو آدمیوں کے آنے کو اتنی اہمیت دی گئی۔ کہ ان کا آنا خدا تعالےٰ کا ایک نشان سمجھا گیا مگر

آج قادیان میں

معمولی تقریبوں پر تین تین چار چار ہزار آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کُجا تو سات سو آدمی آئے تھے۔ اور اُن کے آنے کو ایک بہت بڑا نشان سمجھا گیا تھا۔ اور کُجا یہ حالت ہے۔ کہ گزشتہ جلسہ جوبلی کے موقعہ پر بیالیس ۴۲ ہزار آدمی اکٹھے ہُوئے تھے۔

اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ یہ معجزانہ ترقی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ ایسی ترقی نہیں۔ جسے دیکھ کر یہ کہا جا سکے۔ کہ اب دُنیا احمدیت کا مقابلہ کرنے سے مایُوس ہو چکی ہے۔ اور جس ترقی کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وُہ وُہی ہے۔ جس کے بعد لوگ مقابلہ کرنے سے مایُوس ہو جاتے ہیں۔ اور یہ چیز تو ہمیں ابھی قادیان میں بھی میسر نہیں۔ اور اس وقت تک میسر نہیں آسکتی۔ جب تک مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے رہنے والے لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمّد رسول اللہ کہتے ہُوئے احمدیت میں داخل نہ ہو جائیں صرف ہندوستان کے لوگ ہی نہیں صرف ایشیا کے لوگ ہی نہیں۔ صرف افریقہ اور امریکہ کے لوگ ہی نہیں۔ بلکہ جب تک تمام کے تمام براعظم احمدیت کے جھنڈے تلے نہیں آجاتے اس وقت تک وُہ روحانی غلبہ جو جماعت کے لئے مقدّر ہے۔ نہیں آسکتا۔

پس ہماری جماعت کو یہ پچیس ۲۵ سال ایسے سمجھ لینے چاہئیں جیسے

زندگی اور موت کا سوال۔

اور ہر شخص کو تبلیغ میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اگر وُہ اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو رشتہ داروں میں تبلیغ کرے۔ غیروں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو غیروں میں تبلیغ کرے۔ اپنے ملک کے اندر تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو ملک کے اندر تبلیغ کرے۔ اور اگر ممالک غیر میں جا کر تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو ممالک غیر میں جا کر تبلیغ کرے۔

غرض ہر احمدی

دیوانہ وار احمدیت کی تبلیغ

میں مشغول ہو جائے۔ اور خدا تعالےٰ کا وُہ نور جس سے اس کی اپنی آنکھیں منوّر ہُوئیں۔ اُسے دُوسرے لوگوں تک پہونچائے۔ کیونکہ آدم کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے دُنیا کے تمام لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی دولت میں ان کو بھی شریک کریں۔ جو دولت خدا تعالےٰ نے ہمیں دی ہے۔ وُہ صرف ہماری ہی نہیں۔ بلکہ سب کی ہے۔ بے شک وُہ ہم سے اپنا ورثہ نہیں مانگتے۔ مگر یہ کوئی شرافت نہیں ہے۔ کہ جو بھائی ورثہ نہ مانگے۔ اُسے ورثہ سے محروم رکھا جائے۔ بلکہ شریف آدمی اُس وقت تک خوش نہیں ہوا۔ جب تک اپنے بھائی کا حِصّہ اُسے پہونچا نہیں دیتا۔

پس ہم پر ایک بڑی

بھاری ذمّہ واری

عائد ہے۔ اور ایک زبردست امانت ہمارے سپُرد کی گئی ہے۔ جس میں آدم کا ہر بیٹا حصّہ دار ہے۔ جب تک ہم اُس ہدایت کو ہر آدمی تک نہیں پہونچا لیتے۔ اس وقت تک ہم خدا تعالےٰ کے حضُور کبھی سرخرو نہیں ہو سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس میں اس عید کی تقریب پر جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

آج سے تبلیغ کی طرف

وہ پہلے سے بہت زیادہ متوجہ ہو جائیں۔ اور جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ وہ سب تبلیغ احمدیت میں منہمک ہو جائیں۔ تا اگلے پچیس سالوں میں اس نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو حضرت موسےٰ کی قوم کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو حاصل تھی۔ اور مسیح ناصری کی قوم کے مقابلہ میں مسیح محمدی کی جماعت کو حاصل ہے۔ ہم ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے میں کامیاب ہو جائیں اور دنیا میں ایک ہی دین ہو۔ اور ایک ہی پیشوا اور آدم اول کی طرح آدم ثانی پھر ایک دفعہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرے۔ تاکہ خدا کی بادشاہت جس طرح آسمان پر ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی قائم ہو۔ اور جس طرح فرشتے اس کی تقدیس کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام بندے اس کی تقدیس کرنے لگ جائیں!

اب میں

دعا

کر دیتا ہوں۔ دوست بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کو دور کرے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کا روشن چہرہ تمام دنیا کو دکھا سکیں اور اسلام تمام عالم میں پھیل جائے۔ وہ ہماری زبانوں میں برکت ڈالے۔ ہماری باتوں میں اثر پیدا کرے۔ اور ہمارے دلوں میں سچائی کو جگہ دے۔ تا ہمارا کوئی قدم جھوٹ فریب اور ظلم پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ ہمارے تمام اعمال انصاف اور سچائی پر مبنی ہوں۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی ہمارے دلوں میں جاگزین ہو۔ خدا ہمیں تکبر اور ظلم سے بچائے۔ ہمارے دلوں میں محبت شفقت اور رافت کے جذبات پیدا کرے۔ اور عشق الٰہی سے ہمارے قلوب کو سرشار کرے۔ تاکہ ہماری دنیا ہی درست نہ ہو۔ بلکہ دین بھی درست ہو اور صرف ہماری ہی دنیا اور ہمارا ہی دین درست نہ ہو۔ بلکہ تمام لوگوں کی دنیا اور

فلسفہ مسائل حج

رمی الجمار اور جمرات کی حقیقت اور حکمت

ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

(۱)

طواف کعبہ۔ سعی صفا و مروہ وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کے مواقع پر تلبیہ تہلیل تحمید۔ درود۔ دعا اور استغفار کی صورت میں اذکار کا سلسلہ جاری رکھا گیا تھا۔ مگر دسویں ذوالحجہ کو مزدلفہ سے منا میں آتے ہی سب سے پہلے جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں پھینکنے کا حکم ہے۔ پھر اس کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرنا اس کے بعد بالوں کو بصورت حلق یا تقصیر اور دوسری حجامت یعنی بغلوں کے بال اور ناخن ہاتھ پاؤں کے صاف کرانا ہے دسویں کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی ہے۔ اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک تینوں جمرے یعنی مناروں پر رمی کی جاتی ہے۔ اور سات سات کنکریاں ہر جمرہ پر پھینکی جاتی ہیں اور ہر رمی کے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا مسنون ہے۔ تلبیہ کا عمل رمی کرنے سے پہلے ہی موقوف کر دیا جاتا ہے۔ گویا رمی سے ایک نیا سلسلہ عمل شروع ہوتا ہے۔ جس کی طرف رمی کے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کا کہنا اشارہ کرتا ہے اور وہ لبیک اللھم لبیک کے اظہار عہد کی تعمیل کی صورت ہے۔ یعنی لبیک کے ذریعہ تو اس بات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ میں اپنے مولےٰ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ سات کنکریوں کی رمی کے وقت اللہ اکبر سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی کبریائی کے اظہار کے لئے کنکری کے پھینکنے کے عمل سے بھی مجھے عار نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی ایسے عمل کو میں اپنے لئے خفیف سا عمل سمجھ کر باعث خفت اور ہتک تصور کرونگا۔ اور پھر جانوروں کی قربانی کے وقت ان کو ذبح کرنے پر اللہ اکبر کہہ کر چھری پھیرنا جو جانی مالی قربانی ہے۔ اس طرح کی قربانی سے بھی اللہ تعالےٰ کی کبریائی کے اظہار سے مجھے دریغ اور تامل نہیں ہوگا۔

(۲)

کنکریاں پھینکنے کی رمی کی تکبیر کے پیچھے جانوروں کے ذبح کرنے کے وقت کی تکبیر ایک مناسبت رکھتی ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان ہونے والی چیزیں بھی دراصل اسی کی ہوتی ہیں۔ اس لئے خدا کی چیزوں کا خدا کی راہ میں قربان کرنا ایک چیز کا دراصل قربان ہونے سے بصورت امانت واپس لوٹنا ہے اور سے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

والی بات ہے۔ پس اسی حقیقت کو کنکریوں کی رمی کے عمل سے عاشقانہ اور عارفانہ حیثیت سے دکھایا گیا ہے۔ کہ اللہ اکبر کے عظیم الشان مقصد کے نیچے حج کرنے والا اپنے عمل رمی سے یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اے پیارے اور محبوب مولےٰ جس کی شان کبریائی کا جلوہ ہم نے حج کے موقعہ پر مختلف شعائر اللہ اور آداب گاہوں میں مشاہدہ کیا ہے۔ ہم اپنے جانوروں کی قربانی کیا خود اپنی جان وغیرہ کی قربانی بھی اس خوشی او جوش محبت کے ایثار کے ساتھ کرنے والے ہیں۔ کہ ان بڑی سے بڑی قربانیوں کو بھی بالکل معمولی چیز سمجھتے ہوئے پیش کریں گے۔ جس طرح کہ ایک کنکر اٹھا کر ان جمرات پر پھینکنے سے ہمیں کوئی بار خاطر اور بوجھ نہیں محسوس ہو رہا۔ اور اسکی مثال عید الاضحیٰ کی عام قربانیوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے جبکہ عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانور ذبح کئے جانے پر گھر گھر میں خوشی ہوتی ہے بلکہ گھر کے سب چھوٹے بڑے خوشی مناتے ہیں۔ کہ الحمد للہ ہمیں بھی قربانی کا موقعہ میسر آیا۔ اور اس قربانی سے کسی قسم کا ملال خاطر نہیں پایا جاتا۔ پس خدا کی راہ میں اسی طرح کی قربانیاں حقیقی اور روحانی معنوں والی قربانیاں کہلانے کا حق رکھتی ہیں۔ اور ایسی ہی قربانیاں عمل رمی کی اصل حقیقت اور حکمت پر محمول کی جاتی ہیں؛

(۳)

قرآن کریم میں جو حج کے موقعہ پر قربانی کے جانوروں کے خون بہانے کا حکم دیا ہے۔ اسکی حکمت اور اصل حقیقت آیت الٰھکم اِلٰہ واحد فلہ اسلموا و بشر المخبتین (حج) میں بیان فرمائی ہے۔ کہ جانوروں کی قربانی اور خون بہانے سے یہ سبق سیکھو۔ کہ جس طرح تمہارے جانور ذبح کے وقت اپنی گردن تمہارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور تمہاری مرضی پر فدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح تم لوگ بھی جو مسلمان کہلاتے ہو خدا کے لئے قربان ہونا اور اس کے حکموں پر نثار ہونا سیکھو۔ اور جو خدا کی راہ میں قربان ہونے کو تیار اور سر تسلیم خم کرنے والے ہوں۔ وہ مستحق بشارت ہیں یعنی الٰہی وصال کے قابل ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے وصال کے مسئلہ کو سمجھانے کے لئے کھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرمایا فلینظر الانسان الیٰ طعامہ یعنی انسان کو اپنے کھانے کی طرف بنظر غور دیکھنا چاہیئے۔ جیسے انسان اپنے وجود کا بدل ما یتحلل کے دستور کے ماتحت اپنے لئے جزو بدن بنانا چاہتا ہے مثلاً اگر کوئی بھیڑ دنبہ اور بکری ہے اور انسان چاہتا ہے۔ کہ اس بکرے وغیرہ کا گوشت میرے بدن کا جزو بنے۔ اور بکرا بھی بزبان حال اپنی ترقی کا خواہاں ہے۔ تو اس وقت بکرا پہلے اپنا ذبح ہونا قبول کرے گا۔ بعدہ اس کی کھال اتاری جائے گی۔ پھر آلائش سے صاف کرکے اسے کلہاڑی اور چھری سے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ پھر اسے ہانڈی میں ڈالیں گے۔ اور نمک مرچ اور مصالح لگا کر اسے آگ پر پکائینگے اگر پکنے میں آگ زیادہ ہوگئی۔ اور گوشت جل گیا۔ تو بھی محنت ضائع گئی۔ اور اگر خام رہ گیا۔ تو بھی قبول ہونے کے لائق نہیں۔ اور اگر بحالت اعتدال اچھی طرح پک گیا۔ تو پھر دانتوں کے نیچے اس کا چبایا جانا اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلے سے اتر کر معدہ کی ہانڈی میں پکنا اس کے لئے مرحلہ ابھی باقی ہے پھر معدہ سے فضلہ الگ اور خلاصہ ہو کر معدہ سے منتقل ہو کر جگر کی لطیف بھٹی میں بھی اس کے لئے پکنا باقی ہے پھر جگر سے قابل فلٹر خون کی شکل میں اسے دل کی طرف منتقل کیا جاتا ہے۔ تا وہ دل کی نفیس عملی تدبیر سے اچھی طرح صاف ہو کر دماغ کی طرف صعود کرے۔ اور پھر اعصاب کے ذریعے بصورت جوہر نفیس بجلی کی رو بن کر بدن کے ذرہ ذرہ میں پھیل جائے۔ اور وہی بکرا اس طرح کی غذا بن کر تقسیم در تقسیم کیفیتوں کے ذریعے جزو بدن انسانی بنتا ہے۔ اب وہ انسان جس نے اس بکرے کا گوشت کھایا۔ اور وہ اس کے بدن کا جزو بن گیا۔ بے شک اس نے انسان کا جو اشرف المخلوق ہے۔ وصال حاصل کیا۔ پر کس طرح۔ اور کتنی قربانیوں اور مجاہدوں کے بعد اب انسان کے کاروبار میں انسانی وجود کو یہی بکرا اٹھائے پھرتا ہے۔ اور اس طرح انسان قربان ہونے والے بکرے پر سواری کر رہا ہے۔ گو یہ سواری کی نوعیت عام صورتوں سے اور طرح کی اور نرالی قسم کی ہے۔ لیکن ہے یہ بھی ایک طرح کی سواری انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان الضحایا ھی المطایا کہ قربانیاں سواریاں ہیں یعنی قربانی کے جانور تمہارے لئے پل صراط پر سواری کا کام دیں گے۔ اور تمہیں خدا اور جنت تک پہونچا دیں گے مگر کن معنوں میں۔ صرف انہی معنوں میں کہ انسان اپنی ہوا و نفس کی قربانی کر کے اللہ تعالے کی رضا کے تابع ہو جائے اور خود بینی۔ خود پسندی اور خود روی کے حجابوں سے بکلی باہر نکل آئے۔ اور فنا فی اللہ ہونے کے بعد باقی باللہ ہو جائے جیسے کہ بکرا فانی ہونے کے بعد انسانی بقا کے مرتبہ پر پہونچا۔ و نعم ما قیل ؎

تو مباش اصلا کمال انیست و بس
رو در و گم شو وصال انیست و بس

خاکسار۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

ایک ہمدردانہ پیغام

اکالی بھائیوں کے نام

ہم نے اکالی کانفرنس بوڑھی صاحب سبلو کا ایک اشتہار پڑھا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ احمدی لوگ قادیان کے اردگرد اپنی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ پڑھ کر فکر بھی ہوا اور تعجب بھی۔ کیونکہ اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو وہ چھپی نہیں رہ سکتی تھی۔ علاقہ کسی کو دے دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس میں اول پنجاب گورنمنٹ کی منظوری ضروری ہے۔ پھر حکومت ہند کی۔ پھر وزیر ہند کی اور ان تینوں حکومتوں میں جو بات جائے وہ کسی طرح بھی مخفی نہیں رہ سکتی۔ ہمارے سکھ بھائی سینکڑوں پنجاب کی حکومت کے دفتروں میں۔ اور ہندوستانی حکومت کے دفتروں میں نوکر ہیں۔ ان کو اگر پتہ لگتا تو وہ ضرور اپنی قوم کو بتاتے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جو خبر کسی سکھ بھائی کو معلوم نہ ہوئی۔ مولوی عنایت اللہ صاحب احراری کو اس کا پتہ کس طرح لگ گیا۔ کیونکہ جہاں تک ہم نے سنا ہے۔ یہ خبر انہوں نے ہی اڑائی ہے۔ اور اس وجہ سے ہمیں زیادہ شبہ پڑتا ہے۔ کہ یہ خبر سچی نہیں۔ کیونکہ وہ احمدی جماعت کے خلاف ایسی باتیں مشہور کرنے کے عادی ہیں۔

ہم سکھ بھائیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ اپنی قوم کی حفاظت بھی بہت ضروری ہے پر ایسی بات بھی کوئی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس کی وجہ سے بعد میں لوگ ہم پر ہنسیں۔

سچی بات یہ ہے۔ کہ ہمیں تو یہ بات بالکل جھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کی یہ دلیلیں ہیں:۔

اول:۔ ہم نے ذمہ وار احمدیوں سے پوچھا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے۔

دوسرے۔ مولوی عنایت اللہ کی دلیل یہ ہے کہ احمدیوں نے قادیان کے اردگرد کا ایک نقشہ چھپوایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دلیل بڑی کچی معلوم ہوتی ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی۔ تو سرکار نے علاقہ دینا تھا۔ احمدیوں نے لینا تھا۔ وہ نقشہ چھپوا کر شائع کیوں کرتے۔ ووٹوں سے تو علاقہ نہیں ملنا تھا۔ کہ انہوں نے پبلک میں وہ نقشہ شائع کیا۔

تیسرے:۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اگر سرکار احمدیوں کو یہ علاقہ دے۔ تو دوسری قومیں اس پر کبھی راضی نہیں ہوں گی۔ جب یہ بات ہے تو احمدیوں کو تو اس بات کو چھپانا چاہیئے تھا۔ بھلا ان کو نقشہ بنا کر شائع کرنے سے کیا فائدہ تھا۔

چوتھے:۔ احمدی کہتے ہیں۔ کہ یہ نقشہ تو ہم نے دو غرضوں سے شائع کیا ہے۔ ایک تو علاقہ میں ہمارے لوگ تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ انہیں پتہ رہے کہ کس کس گاؤں میں ہمارے مسلمان بستے ہیں۔ تاکہ وہ وہاں تبلیغ کر سکیں۔ اس نقشہ کی دوسری غرض وہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ احمدی قادیان کی محبت کی وجہ سے یہاں زمین خریدتے ہیں۔ باہر کے لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ کس کس گاؤں میں احمدی ہیں یا ان کی زمین ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایسے گاؤں میں زمین خریدلیں جس سے ان کو بعد میں تکلیف ہو۔ اس لئے نقشہ چھاپ دیا ہے۔ تاکہ وہ اگر زمین خریدیں۔ تو سوچ سمجھ کر خریدیں۔ تا کسی جھگڑے میں نہ پڑ جائیں۔

ہمیں تو یہ دونوں باتیں بڑی اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ ان سے فساد کم ہوگا نہ کہ زیادہ

پانچویں:۔ اب حکومت بدل چکی ہے پنجاب کی زمینیں اب انگریزوں کے قبضے میں نہیں ہیں۔ پنجاب کی وزارت کے قبضہ میں ہیں۔ اب انگریز کوئی علاقہ نہیں دے سکتے اب صرف ملکی وزیر علاقہ دے سکتے ہیں۔ ہمارے اپنی قوم کے ایک نمائندے سر سندر سنگھ صاحب وزارت میں موجود ہیں۔ اور ہمارے ہی علاقہ کے وہ ممبر ہیں۔ اسی طرح سردار اجل سنگھ صاحب بھی حکومت کے سیکرٹری ہیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہوتی۔ تو یہ لوگ کس طرح مان سکتے تھے۔ پھر چوہدری چھوٹو رام وزیر ترقیات ہیں۔ جن کا کام ہر وقت حکومت کے کاموں پر لیکچر دینا۔ اور پبلک کی ہمدردی کرنا ہے۔ وہی بتا دیتے۔

کیا ہمارے لئے یہ اچھا نہ ہوگا۔ کہ بجائے جلسے کرنے کے ہم ان کے پاس وفد بنا کر جائیں۔ اور ان سے پوچھیں۔ کہ کیا یہ علاقہ احمدیوں نے مانگا ہے۔ اور کیا سرکار یہ علاقہ ان کو دینے پر راضی ہے۔ اگر وہ کہیں کہ یہ سچی بات ہے۔ تو ہم ان سے کہہ دیں کہ اس صورت میں ہماری قوم آپ کا مقابلہ کرے گی۔ اور اگر وہ کہہ دیں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ تو ہم جلسے کر کے عقلمندوں میں شرمندہ نہ ہوں گے۔ ہم لوگوں کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولوی عنایت اللہ نے ہم کو یہ خبر بتائی تھی۔ لوگ تو ہمیں ہی ملامت کریں گے۔ اور پوچھیں گے کہ مولوی عنایت اللہ کو آپ نے اپنی عقل کیوں سپرد کر دی تھی

چھٹے:۔ ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ سرکار تو دشمن مربعے آسانی سے نہیں دیتی

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا
پیوٹرین
رجسٹرڈ
کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیمہ اور جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج
گورنمنٹ کیمیکل اگزامینری ٹیسٹ شدہ ہے
اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش
اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں
قیمت فی شیشی پندرہ آنے
ہمشیرہ امیر حبیب اللہ خانصاحب اعظم لائلپور
پیوٹرین رجسٹرڈ کے متعلق تحریر فرماتی ہیں
میں نے پیوٹرین کو کیلوں کیلئے استعمال کیا جس سے مکمل فائدہ ہوا۔ میں اپنی تمام بہنوں کو اس کے استعمال کی تاکید کرتی ہوں۔
وی پی منگانے کا پتہ:۔ اے جہانگیری پیوٹرین ایجنٹ شاکسٹ جالندھر شہر پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس دس میل کا علاقہ کس طرح دیدے گی۔ آخر احمدیوں نے سرکار کا کون سا کام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اتنا علاقہ دیدے گی۔ اگر فوج میں کوئی ان کے آدمی بھرتی ہیں۔ تو ہمارے سوگنے زیادہ ہیں۔ اگر انہوں نے ایک روپیہ چندہ دیا ہے۔ تو ہماری قوم نے ہزار دیا ہے۔ اگر وہ لاکھ دو لاکھ پنجاب میں ہیں۔ تو ہم تیس لاکھ سے زیادہ ہیں۔ آخر سرکار کی کیا عقل ماری جائے گی۔ کہ محتاج تو وہ ہماری قوم کی ہے اور خوش احمدیوں کو کرے گی۔ اس وقت سرکار کو بھرتی کی ضرورت ہے۔ کیا احمدی ساری بھرتی چھوڑ کر اس کا دسواں حصہ بھی دے سکتے ہیں۔ بھرتی تو وہی قوم دے سکتی ہے۔ جو دیر سے فوجوں میں کام کر رہی ہے۔ اور جس کی تعداد زیادہ ہے۔ پس اگر سرکار کو ڈر ہو سکتا ہے۔ تو ہماری قوم کا۔ اور اگر خوش کرنا چاہے۔ تب بھی وہ ہمیں زیادہ خوش کرنا چاہے گی یا احمدیوں کو کم۔ اگر سرکار کو ان کی خوشی اتنی ہی منظور ہوتی۔ تو پنجاب کی حکومت پر کوئی احمدی وزیر بناتی۔ پر انہوں نے تو سکھوں کو وزیر بنایا ہے۔ احمدیوں کو نہیں۔ پھر چار سو میل مربع علاقہ وہ ان کو کس طرح دے سکتی ہے۔

غرض سکھ بھائیوں سے ہم کہتے ہیں کہ یہ افواہ جھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اور مولوی عنایت اللہ صاحب نے دشمنی سے پھیلائی ہے۔ ہم کو چاہئے۔ کہ جلسہ کرنے کی بجائے چل کر اپنے علاقہ کے ممبر اور سرکاری وزیر سر سندر سنگھ صاحب سے مل کر بات کریں۔ اور پھر اگر بات سچی نکلے تو جو قربانی قوم کی خاطر کرنی پڑے وہ کریں ہم نے سنا ہے۔ بعض سکھ بھائیوں نے کوئی چٹھی سرکار کو بھیجی تھی۔ اس کا جواب نہیں ملا۔ ہمارے نزدیک ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ یہ بازاری گپ ہے۔ اس لئے سرکار نے جواب دینا لغو سمجھا۔ سو ہم ہیں۔ سے چند آدمیوں کا ڈپٹی کمشنر صاحب سے مل کر بات کرنا بھی فائدہ دے سکتا ہے۔ آخر ایسی بات بغیر ضلع کے افسروں کے علم کے نہیں ہو سکتی۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ سرکار پنجاب یہ نہیں کر رہی۔ ہندوستان کی حکومت کر رہی ہے۔ اور اس پر سر ظفر اللہ خان کا اثر ہے۔ یہ لوگ دوسروں کو بے وقوف بنانا چاہتے ہیں۔ ہر اک جانتا ہے۔ کہ اب زمینیں دینا صوبہ کی حکومت کے اختیار میں ہے۔ سرکار ہند دینا بھی چاہے تو نہیں دے سکتی۔ پس یہ بات یا تو بے وقوف کرتا ہے۔ یا وہ جو دوسروں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔ مگر اپنے دشمن کے کہنے پر لگ کر ہم بے وقوف کیوں بنیں۔

ہم آخر میں یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے تعلقات سکھوں سے اچھے رہے ہیں۔ پٹنہ کے گوردوارہ کے لئے امام جماعت احمدیہ نے پانچ سو روپیہ چندہ دیا۔ جس کا مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے خاص شکریہ ادا کیا۔ پھر اس علاقہ میں بھی کئی گوردواروں میں انہوں نے امداد کی ہے۔ اور کاموں میں بھی وہ سکھوں سے اچھے تعلق رکھتے ہیں۔ پچھلے ہمارے ہائی سکول (طلخوالہ) کے لڑکوں کے امتحان میں مشکل پیش آئی۔ تو قادیان کے آریوں نے مدد کرنے سے انکار کیا۔ اور ہمارا سکھ وفد مرزا صاحب قادیان والوں کے پاس گیا۔ تو انہوں نے فوراً اپنے ہیڈ ماسٹر کو ہدایت دی۔ کہ ان کی پوری مدد کرے۔

اسی طرح دس بارہ سال ہوتے ایک احمدی نے اپنی کتاب میں سکھوں کی دل آزاری کا کلمہ لکھ دیا تھا۔ تو انہوں نے کتاب ضبط کر لی۔ پس ایسے تعلقات کو دشمنوں کی باتوں پر جا کر بگاڑنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

ہم ہیں قوم کے خیرخواہ

۱۔ سردار (۱) صورت سنگھ آف ملیاں پختہ

۲۔ سردار (۲) سنتا سنگھ سفید پوش

بھٹے وڈ

۳۔ چوہدری میلا رام نمبردار کوٹ ٹوڈرمل

۴۔ (سردار) جگت سنگھ نمبردار کوٹ ٹوڈرمل

۵۔ (سردار) بوڑ سنگھ نمبردار بھنگواں

۶۔ (سردار) جگت سنگھ آف صلاح پور

۷۔ (سردار) ادھم سنگھ نمبردار کوٹ ٹوڈرمل

۸۔ (سردار) نرندر سنگھ نمبردار ڈھنڈوئی

۹۔ (سردار) سادھو سنگھ سینی آف بھٹیاں

۱۰۔ (سردار) نرائن سنگھ آف بھٹیاں پراپیگنڈا سکرٹری زمیندارہ

انجمن علاقہ بیٹ و بانگر تحصیل گورداسپور

۱۱۔ (سردار) لشن سنگھ آف صلاح پور

۱۲۔ (سردار) پورن سنگھ نمبردار رام پورہ

۱۳۔ (سردار) ارجن سنگھ آف ٹھیکری والہ

۱۴۔ (سردار) دیوان سنگھ آف سیکھواں

۱۵۔ (سردار) اچھر سنگھ نمبردار آف ڈیری والہ

لیگوس (مغربی افریقہ) میں یوم التبلیغ

نوشتہ مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا

حسب اعلان مندرجہ اخبار الفضل ۱۴ار جولائی کو غیر احمدیوں کے لئے یوم تبلیغ منایا گیا۔ سوائے ضعفت درجن کے قریب مستورات اور چند ایک سست الوجود وں کے سب مردوں نے شہر میں گلی بہ گلی پھر کر پیغام حق لوگوں کو پہنچایا۔ اور ایک ٹریکٹ جو اسی موقعہ کے لئے دو ہزار کی تعداد میں جماعت کے خرچ پر چھپوا دیا گیا تھا تقسیم کیا گیا۔ مجموعی تعداد ان لوگوں کی جن کو مردوں نے انفرادی طور پر تبلیغ کی ۴۹۴۸ ہے۔ عورتیں الگ گئی تھیں۔ جنہوں نے دو ہزار کے قریب عورتوں کو تبلیغ کی۔

شہر کے خاص مردوں اور عورتوں کو یہ ٹریکٹ لفافوں میں بھیجا گیا۔ اسی طرح لیگوس سے باہر بالخصوص شمالی نائیجیریا کے مسلمان حکمرانوں اور دیگر لوگوں کو بھی بھیجا گیا۔ Colony of Gambia کے چند لوگوں کے پتے میرے پاس تھے ان کو بھی ٹریکٹ بھیجا۔ بیرونی انجمنوں کو بھی چند سو کاپیاں تقسیم کرنے کے لئے ارسال کیں۔ اسی روز خاکسار نے پبلک لیکچر بھی دیا۔ جس میں چند سو کی حاضری تھی غرض خدا تعالےٰ کے فضل سے اس روز پیغام حق لوگوں تک پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی خدمت کو جو اسی کی دی ہوئی توفیق سے بجا لائی گئی۔ نوازے اور بار آور کرے۔ اس کے بعد چار اصحاب نے ان لوگوں میں سے جن کو جماعت سے خارج کیا گیا ہے اور ایک غیر احمدی عورت نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے غیر احمدیوں نے تو کوئی منفی لعنت نہ کی۔ مگر ان احمدی کہلانے والوں یعنی منحرفین نے بعض جگہ دوستوں سے جھگڑا کیا مگر خدا کے فضل سے خیر گذری۔ یہاں ہم ایک پبلک لیکچر ہفتہ دیا کرتے ہیں۔ اب ارادہ ہے کہ خدا چاہے تو شہر میں ایک ہال کرایہ پر لے کر ہر ماہ ادنےٰ طبقہ کے لوگوں کو بذریعہ خاص دعوتی رقعوں کے بلا کر تبلیغ کی جایا کرے انشاء اللہ باقاعدہ قریبی دیہات میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔

صوبہ بہار کے ایک سب انسپکٹر صاحب آف سکولز اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ گزشتہ مارچ سنہ گرمیں میں نے کچھ دوائیں منگوائی تھیں جواب ختم ہو گئی ہیں۔ وہ دوائیں نہایت صاف اور اعلیٰ درجہ کی تھیں اور فائدہ کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ نہایت زود اثر۔ یہ دوائیں میں نے کسی خاص بیماری کے لئے نہیں بلکہ احتیاطی طور پر گھر میں رکھ لی تھیں۔ تاکہ زکام۔ موسمی بخار دکھانسی وغیرہ میں مفید ہوں۔ بہرکیف خدا کا شکر ہے کہ وہ دوائیں نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ وہ تمام ادویہ بذریعہ وی پی بھیجیں۔ خالص اور اعلیٰ ادویہ کیلئے ہمیشہ طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف دو ہفتے رہ گئے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۴۰ء متعلق "چندہ تحریک جدید" آپ کو بہت جلد پہنچنے والا ہے۔ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں آپ جس ولی تڑپ اور محبت سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور جس اخلاص کا آپ نے اپنے امام کے حضور گذشتہ پانچ سال میں ثبوت دیا ہے۔ اس کے پیش نظر یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ آپ کو آپ کا ایمان اور آپ کا اخلاص اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینے دے گا۔ جب تک آپ اس عہد کو پورا نہ کرلیں۔ جو آپ نے اپنی خوشی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا۔ جس پر ساڑھے گیارہ ماہ گزر چکے اور اب **۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء تک صرف دو ہفتہ باقی ہیں**۔ یہ سچ ہے کہ مومن کا وعدہ اٹل ہے۔ وہ اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے انتہائی قربانی کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مومنانہ شان کا تقاضا یہی ہے۔ پس وہ جو ابھی تک اپنا عہد پورا نہیں کرسکے۔ ۸ نومبر ۱۹۴۰ء کا خطبہ پہنچنے سے پہلے پہلے اپنے آپ کو اسباب کے لئے تیار کرلیں۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو پڑھ یا سن کر نہ صرف گذشتہ عہد ہی جلد پورا کریں گے۔ بلکہ آئندہ سال کی مالی قربانی کے لئے بھی اپنے دل میں اطمینان اور شرح صدر پائیں گے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

یوم پیشوایان مذاہب

امسال حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق یوم پیشوایان مذاہب یکم فتح ۱۳۱۹ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۰ء کو منایا جائے گا۔ یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار بیعت کی یاد میں مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ یکم فتح ۱۲۶۷ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع کیا گیا تھا۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اور جسقدر بھی ہوسکے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو لیکچر کے لئے مدعو کیا جائے۔ کیونکہ اس تقریب کا بڑا مقصد اہل مذاہب کا آپسمیں اتحاد قائم کرنا اور خدا تعالےٰ کے گزشتہ برگزیدہ بندوں اور اوتاروں کا احترام پیدا کرنا ہے۔ جو کہ آپس کی منافرت کی وجہ سے اٹھتا جارہا تھا۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر نہ صرف ان کی یاد تازہ کردی ہے۔ بلکہ گزشتہ انبیاء اور اوتاروں پر ایمان لانا اور ان کا احترام وادب کرنا ہم پر فرض کردیا ہے۔ اس لئے احباب اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر اسے بہترین صورت میں کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ مہتمم نشرواشاعت

قتل انبیاء اور غیر مبائعین

کچھ عرصہ ہوا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان خطبات کے متعلق جو حضور نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے سلسلہ میں فرمائے تھے۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی غیر مبائع نے "پیغام صلح" ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون "قتل انبیاء" کے عنوان سے لکھا اس طویل مضمون میں ان خطبات کو "ایک فتنہ" اور حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت قرار دیتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا گیا تھا۔ کہ

(۱) "میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ نبی قتل نہیں ہوسکتا اور یہی مذہب قرآن مجید کا معلوم ہوتا ہے اور یہی مجھے مسیح موعود کا مذہب معلوم ہوتا ہے۔"

(۲) "قرآن مجید سے تو قتل انبیاء کا کوئی ثبوت نہیں ملتا"

(پیغام صلح ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

(۳) "موسیٰ کے بعد انبیاء کے متعلق جو قتل کا لفظ ہے۔ تو اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ لوگوں نے قتل کی کوشش کی۔ نہ یہ کہ فی الواقع کوئی نبی مارڈالا گیا۔" (پیغام ۲۶ اکتوبر)

یہ جو کچھ کہا گیا۔ محض حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی مخالفت کی وجہ سے کیا گیا۔ ورنہ غیر مبائعین جانتے ہیں۔ کہ خود ان کے حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب بیان القرآن میں "قتل انبیاء" کے بارہ میں کیا لکھ چکے ہیں۔ اور ان کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش فرمودہ عقیدہ کیا ہے۔ چنانچہ "ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے سلسلہ میں اخبار "پیغام صلح" بعنوان "قتل انبیاء" حسب ذیل سطور شائع کرچکا ہے۔

"قتل انبیاء پر سوال ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ توریت میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ اگر قرآن کریم کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں۔ تو پھر ہم کو اس سے انکار نہیں کرنا پڑے گا۔ بہر حال یہ کچھ ایسی بات نہیں کہ نبی کی شان میں خلل انداز ہو کیونکہ قتل بھی شہادت ہوتی ہے۔ مگر ہاں ناکام قتل ہوجانا انبیاء کی علامات میں سے نہیں۔

یہ مصالح پر موقوف ہے کہ ایک شخص کے قتل سے فتنہ برپا ہوتا ہے۔ تو مصلحت الٰہی نہیں چاہتی کہ اس کو قتل کرا کر فتنہ برپا کیا جائے جس کے قتل سے ایسا اندیشہ نہ ہو تو اس میں ہرج نہیں"۔ (پیغام صلح ۱۱ نومبر ۱۹۱۷ء)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قتل انبیاء کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو عقیدہ پیش فرمایا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے مطابق ہے یا وہ جو مولوی عمر الدین صاحب نے پیش کیا؟

مرغیوں کا ڈاکٹر

باتصویر
ایڈیشن دوم
صفحہ ۲۱۵

ایک گورنمنٹ پولٹری سند یافتہ و تجربہ کار کی تصنیف ہے اس میں دیسی ولائتی مرغیوں۔ پیرو۔ گنی فول۔ مور کبوتر ولائتی۔ خرگوش کی تمام بیماریوں کی وجوہات علامات تشخیص علاج اور خوراک وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ "ماہوار رسالہ رہنمائے مرغی خانہ کا سالانہ چندہ تین روپے اور نمونہ کا پرچہ ۱؍ کے ٹکٹ آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔
ملنے کا پتہ:۔ رسالہ رہنمائے مرغی خانہ سرگودھا پنجاب

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی کم ہمتی۔ کم حوصلگی کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہوکر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ دیرینہ امراض کیلئے لکھئے یا میرا تعارف کرادیجئے۔ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

اعلان تقرر

انجمن احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے مفصلہ ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں۔

سکرٹری مال وامین:۔ میاں نواب الدین صاحب

محاسب مولوی عبداللطیف صاحب

ناظر بیت المال

باموقع زمین اور سستی ڈگریاں خریدو

(۱) نصرت گرلز ہائی سکول سے ملحقہ جانب شمال ۳۳ مرلہ زمین مشرق ۲۰ فٹ اور جنوب و شمال ۱۰۔۱۰ فٹ گلیاں ہیں۔ نادر موقع ہے۔ (۲) میں نے شیخ محمد لطیف صاحب بانی زکیہ خانم صنعتی سکول قادیان وخواجہ محمد شریف صاحب پسران شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگرہ گوجرانوالہ کے خلاف بالترتیب مبلغ ۱۷۱ روپیہ و ۳۳ روپیہ کی ڈگریاں قرض حسنہ محکمہ قضا سے حاصل کی ہیں۔ پرونوٹ میعادی بھی موجود ہیں۔ ضرورتاً سستے داموں فروخت کرتا ہوں۔
پتہ:۔ مرزا غلام نبی چغتائی ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ر نومبر- اب یہ بات واضح ہو چکی ہے- کہ یونانیوں نے اطالویوں کے لئے آگے بڑھنا مشکل بنا دیا ہے- البانیہ میں اطالویوں کو جو مشکلات پیش آ رہی ہیں- ان کی وجہ سے انہیں اعلیٰ فوجی افسروں میں تبدیلیاں کرنی پڑی ہیں- اطالوی ہوائی جہازوں نے کل کریٹ کے کچھ گاؤں پہ بم گرائے- مگر ان سے کچھ نقصان نہیں ہوا- اگرچہ کریٹ میں پہنچے برطانوی فوج کو صرف ایک ہفتہ ہوا ہے- مگر انہوں نے دشمن سے بچاؤ کا پورا انتظام کر لیا ہے- آج سویرے برطانوی توپوں نے اطالیہ کا ایک ہوائی جہاز گرا لیا-

لنڈن ۱۱ر نومبر- آج لنڈن میں گزشتہ جنگ عظیم کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار نہیں کی گئی-

ایتھنز ۱۱ر نومبر- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے- کہ یونانیوں نے ایک بڑا میدان مار لیا ہے- اطالوی ڈویژن نے ایک مورچہ پر بہت بڑا حملہ کیا- مگر یونانیوں نے جوابی حملہ کر کے انہیں مار بھگایا یا اطالوی بدحواس ہو کر بھاگے- تو ان کے بہت سے آدمی مارے گئے- اور زخمی ہوئے- وہ بہت سا لڑائی کا سامان بھی چھوڑ گئے- ان کے بہت سے آدمی قیدی بنا لئے گئے

ایتھنز ۱۱ر نومبر- گزشتہ جمعرات کو ایک اطالوی جہاز سائپرس پہ اترا- جس کے ۴ ہوابازوں کو قید کر لیا گیا-

لنڈن ۱۱ر نومبر- کل جرمن ہوائی جہازوں کا لنڈن پہ بہت زور رہا- ایک سو کے قریب جہازوں نے لنڈن تک پہنچنے کی کوشش کی- مگر ان میں سے صرف چار پہنچ سکے- پرسوں کے مقابلہ میں کل رات ہوائی حملہ کا زیادہ زور رہا- دوکانوں مکانوں اور تالیوں پہ بم گرائے گئے- مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا-

لنڈن ۱۱ر نومبر- ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے- کہ برطانوی جہازوں نے دیگر مقامات کے علاوہ درمیانی جرمنی کے فوجی اڈوں پہ بھی بم گرائے-

تجارسٹ ۱۱ر نومبر- زلزلہ کی وجہ سے جو مکانات گر گئے ہیں- ان کا ملبہ صاف کیا جا رہا ہے- آج صبح پھر زلزلہ کا ایک جھٹکا لگا- مگر ابھی یہ معلوم نہیں ہوا- کہ اس سے کوئی نقصان ہوا ہے- یا نہیں-

دہلی ۱۱ر نومبر- آج سنٹرل اسمبلی میں سپلیمنٹری فنانس بل پہ بحث ہوئی- تمام کانگرسی ممبر موجود تھے- مسٹر ستیہ مورتی نے مخالفانہ بحث شروع کرتے ہوئے سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی- کہ چونکہ لڑائی شروع کرتے وقت اسمبلی سے مشورہ نہیں لیا گیا- اس لئے اس بل کو منظور نہیں کرنا چاہئیے- یورپین پارٹی کے لیڈر نے بل کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا- جن محکموں کا تعلق لڑائی سے نہیں- ان کا خرچ کم کر دیا جائے- ابھی بحث جاری تھی- کہ اجلاس ختم ہو گیا-

لاہور ۱ر نومبر- ایک بھاری ہجوم کی موجودگی میں قلعہ لاہور کی جنوبی دیوار کے پاس کھلے میدان میں حکام کی طرف سے اے- آر- پی کے ٹریلر پمپوں کا مظاہرہ کیا گیا- اور اہل شہر کو آتشگیر بموں سے لگی ہوئی آگ بجھانے کی تربیت دی گئی یعنی آگ بجھانے والے ۱۹- انجنوں کے کام کا پندرہ منٹ مظاہرہ کیا گیا- میدان میں ایک حوض بنایا گیا تھا جس سے پانی لیا گیا- ٹریلر پمپوں کی دھار ۷۰ فٹ کے قریب اٹھتی تھی- اس کے بعد آتشگیر بم بجھانے کے مظاہرہ کے لئے ایک مصنوعی بم کو ایک ردی کے ڈھیر میں پھینکا گیا- جس سے آگ لگ گئی- اس کے بعد دکھایا گیا کہ اے- آر- پی کے آدمی کس طرح ریت پھینک کر بم کے اثر کو زائل کرتے اور اسے ایسی جگہ پھینک دیتے ہیں جہاں وہ کچھ نقصان نہ کر سکے- اس موقعہ پہ بتایا گیا کہ پنجاب کے لئے آگ بجھانے والے کل ۷۲ انجن مخصوص کئے گئے ہیں- لاہور کے لئے ۱۳ انجن خرید لئے گئے ہیں- اور ۵۰۰ کے قریب وارڈروں کو تربیت دی جا چکی ہے

لاہور ۱ر نومبر- اعلان کیا گیا ہے کہ ۸ دسمبر کو قلعہ لاہور کے باہر ایک بڑا مظاہرہ کیا جائے گا- جس میں بمبار ہوائی جہاز آتشگیر بم گرائیں گے اور اے- آر- پی کے آدمی انہیں بے اثر بنانے کا مظاہرہ کریں گے

بمبئی ۱۰ر نومبر- دو ہفتوں کے التوا کے بعد آج گاندھی جی کا اخبار "ہری جن" شائع ہوا- جس میں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری پابندیوں کے خلاف باعزت پروٹسٹ کرتے ہوئے ہری جن بند کر دیا گیا ہے انہوں نے لکھا ہے میں اس اصول کا قائل ہوں کہ اگر کوٹ اتار دینے کے لئے کہا جائے تو قمیص بھی اتار دی جائے-

قاہرہ ۱۰ر نومبر- امیر عبداللہ والئے شرق اردن برطانیہ کے حفاظتی اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے مصر کا دورہ کر رہے ہیں-

لنڈن ۱۱ر نومبر- کل انگریزی ہوائی جہازوں نے ڈینزگ پر پہلی دفعہ حملہ کیا- اور بم برسائے- یہ وہ مقام ہے جس کی وجہ سے موجودہ جنگ شروع ہوئی- آج تک جرمنی پر جتنے ہوائی حملے کئے گئے ان میں سے یہ سب سے لمبا حملہ تھا جس کے لئے آنے جانے کے واسطے دو ہزار میل کا سفر طے کرنا پڑا-

لنڈن ۱۱ر نومبر- گزشتہ دنوں کے مقابلہ میں کل لنڈن پر ہوائی حملہ کا زیادہ زور رہا- تین دفعہ خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی-

لنڈن ۱۱ر نومبر- آج اٹلی کے سرکاری اعلان میں مان لیا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے سڈی برانی پر گولہ باری کی ہے- بکالا کے علاقہ میں اٹلی کی فوجوں سے جھڑپیں ہوئیں- جن میں ۶۲ اطالوی قیدی بنا لئے گئے-

تجارسٹ ۱۱ر نومبر- آج صبح جو زلزلہ آیا- اس کے متعلق ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس قدر نقصان ہوا- مگر جھٹکا اتنے زور کا تھا کہ ماسکو سے استنبول تک کا سارا علاقہ ہل گیا-

لنڈن ۱۱ر نومبر- جنرل ڈیگال شمالی افریقہ میں جو کارروائی کر رہے ہیں اور جس میں انہیں بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس میں انگریزی جہازوں نے کوئی حصہ نہیں لیا-

دہلی ۱۱ر نومبر- آج سنٹرل اسمبلی میں سپلیمنٹری فنانس بل پر بحث کرتے ہوئے کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے کہا کہ حکومت نے ہندوستان کے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں کیا- اس لئے یہ بل منظور نہیں کرنا چاہئیے مسٹر جناح نے کہا کانگرس تو عدم تشدد کا عقیدہ رکھتی ہے- پھر ہندوستان کے بچاؤ کے انتظام کرنے کے کیا معنے ہیں- مسٹر مورتی نے کہا- یہی عقیدہ دنیا کو تباہی سے بچائیگا

دہلی ۱۱ر نومبر- گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ جو نیم انڈین کمیشن آفیسروں کو بھی لڑائی کا الاؤنس ملے گا- لیکن انڈین میڈیکل سروس اور ویٹرنری سروس والوں کو نہیں دیا جائے گا-

مدراس ۱۱ر نومبر- صوبہ مدراس نے ہوائی جہاز خریدنے کے لئے اس وقت تک جو روپیہ دیا ہے- اس سے ۱۹ جہاز خریدے گئے- جن کے نام مدراس کے ہر ضلع کے نام پر رکھے گئے ہیں-

لنڈن ۱۱ر نومبر- نیویارک کے اخبار ہیرلڈ ٹریبیون نے آج اس بات پر زور دیا ہے- کہ امریکہ کو زیادہ سے زیادہ مدد برطانیہ کو دینی چاہئیے- کیونکہ پریذیڈنٹ کے انتخاب کے نتیجہ نے بتا دیا ہے کہ ملک برطانیہ کو مدد دینے کے حق میں ہے- امریکہ کا برطانیہ کو مدد دینا اتنا خطرناک نہیں جتنا نہ دینا ہے- دونوں ممالک کی بھلائی اسی میں ہے کہ اطلانٹک کا رستہ کھلا رہے- اور یہ اسی طرح کھلا رہ سکتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جہاز انگلستان کو دیئے جائیں-

لنڈن ۱۱ر نومبر- چین کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دریائے ینسی کے کنارے کی توپوں نے جاپان کے ایک جنگی جہاز کو ڈبو دیا ہے

لنڈن ۱۱ر نومبر- ناٹیشہ کے لوگوں کو کینیڈا میں ہوائی تربیت دینے کے لئے ایک سنٹر کھل گیا ہے- سینکڑوں لوگ اس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah